سوال

کیا جماع کے وقت بیوی کی چھاتی چوسنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

خاوند کےلیے بیوی سے کوئی بھی فائدہ اور خوشطبعی کرنا جائز ہے ، صرف دبر میں دخول (یعنی پاخانہ والی جگہ کا استعمال) اور حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے ، اس کے علاوہ کچھ نہیں ، خاوند جو چاہے کر سکتا ہے مثلا بوس و کنار اور معانقہ اور چھونا اور اسے دیکھنا وغیرہ

حتی کہ اگر وہ بیوی کے پستان سے دودھ پی چوسے تو یہ مباح استمتاع میں شامل ہوتا ہے ، اور اس پر دودھ کے اثر انداز ہونے کا نہیں کہا جا سکتا؛ کیونکہ بڑے شخص کی رضاعت حرمت میں مؤثر نہیں ، بلکہ رضاعت تو دو برس کی عمر میں مؤثر ہوتی ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

" خاوند کےلیے اپنی بیوی کے سارے جسم سے فائدہ حاصل کرنا اور کھیلنا جائز ہے ، صرف دبر (یعنی پاخانہ والی جگہ) اور حیض و نفاس میں جماع کرنا ، اور حج و عمرہ کے احرام کی حالت میں جماع کرنا حرام ہے ، حلال ہونے کے بعد کر سکتا ہے "

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد اللہ بن قعود

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19/351-352).

اور فتوی کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے :

" خاوند کےلیے بیوی کا پستان چوسنا جائز ہے ، اس کے معدہ میں دودھ جانے سے حرمت واقع نہیں ہو جائیگی "

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بڑے شخص کی رضاعت مؤثر نہیں؛ کیونکہ مؤثر رضاعت تو دودھ چھڑانے سے قبل دو برس کی عمر میں پانچ یا اس سے زائد رضاعت دودھ پینا ہے، بڑے شخص کی رضاعت مؤثر نہیں ہوگی

اس بنا پر اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کا دودھ پی لے یا اس کے پستان وکوچوسے لے تو وہ اس طرح اس کا بیٹا نہیں بن جائیگا"

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (338/3).

اور رہا مسئلہ بیوی سے وہ استمتاع اور فائدہ حاصل کرنا جو ممنوع نہیں تو اس کے متعلق ہم ذیل میں اہل علم کے اقوال پیش کرتے ہیں:

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"دخول کے بغیر سرینوں کے ساتھ لذت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ سنت نبویہ میں دبر کی حرمت وارد ہے اور وہ اس میں مخصوص ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ گندگی کی بنا پر حرام کیا گیا ہے، اور یہ دبر (یعنی پاخانہ کرنے والی جگہ) کے ساتھ خاص ہے، اس لیے حرمت بھی اس کے ساتھ خاص ہوئی"

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (226/7).

اور الکاسانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صحیح نکاح کے احکام میں عورت کو زندگی میں سر سے لیکر پاؤں تک دیکھنا اور چھونا شامل ہے؛ کیونکہ وطئ اور جماع تو دیکھنے اور چھونے سے بھی اوپر ہے، اس لیے جماع اور وطئ کی حلت دیکھنے اور چھونے کے لیے بالاولی حلت ہوگی"

دیکھیں: بدائع الصنائع (231/2).

اور ابن عابدین کہتے ہیں:

"ابو یوسف نے ابو حنیفہ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ کو چھوئے اور بیوی خاوند کی شرمگاہ کو چھوئے تاکہ اس میں حرکت پیدا ہو تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

انہوں نے جواب دیا: نہیں، مجھے امید ہے کہ اس میں عظیم اجر ملے گا"

دیکھیں: رد المختار (367/6).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مباح کو بیان کرتے ہوئے حائضہ عورت کی فرج میں دخول اور جماع کی حرمت بیان کرتے ہوئے اس کے علاوہ باقی جسم کو مباح قرار دیا ہے جو کہ حیض کی حالت کے علاوہ باقی حالت میں مباح ہونے کے لیے زیادہ واضح ہے

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"قولہ: "ویستمتع بما دونہ" یعنی آدمی حائضہ عورت سے فرج کے علاوہ باقی جسم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے

اس لیے ازار یعنی چادر کے اوپر اور نیچے سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ عورت کو ازار ضرور باندھی ہو؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حیض کی حالت میں چادر باندھنے کا حکم دیتے اور پھر آپ ان سے مباشرت کرتے، اور آپ کا انہیں چادر اور لنگوٹ باندھنے کا حکم دینا اس لیے تھا کہ آپ اس حیض کے خون کے اثرات نہ دیکھ سکیں

اوراگر خاوند چاہے تو مثلا دونوں رانوں کے درمیان سے بھی فائدہ حاصل کرسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں

اوراگر یہ کہا جائے کہ اس کا جواب کیا ہے :

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حیض کی حالت میں خاوند کے لیے بیوی سے کیا حلال ہے ؟ تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ازاراورلنگوٹ کے اوپر آپ کو حق ہے "

یہ اس کی دلیل ہے کہ استمتاع ازاراورلنگوٹ سے اوپر والے حصہ ہوگا ؟

تواس کا جواب یہ ہے کہ :

1 یہ تنزہ یعنی صفائی وستھرائی اور ممنوع سے اجتناب کے اعتبار سے ہے

2 اسے اختلاف حال پر محمول کیا جائیگا، لہذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : " تم جماع کے علاوہ باقی سب کچھ کرو" یہ اس شخص کے متعلق ہے جواپنے آپ پر کنٹرول رکھتا ہو

اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"آپ کوازاراورلنگوٹ کے اوپر حق ہے " یہ اس شخص کے متعلق ہے جو قلت دین یا قوت شہوت کی بنا پراپنے اوپر کنٹرول نہ رکھتا ہو"

دیکھیں : الشرح الممتع (417/1).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

47721